(۲۴)

"قادیان ۱۸ر نومبر ۱۹۴۵ء۔ عید الاضحیٰ کی تقریب ۱۶ر نومبر کو منائی گئی۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کئی روز قبل سے علیل چلی آرہی تھی۔ حرارت کے علاوہ درد نقرس کی شدید تکلیف تھی۔ مگر اس حالت میں ایک طرف تو ہر خورد وکلاں کی یہ خواہش تھی کہ حضور کی اس مبارک تقریب پر زیارت کرے اور حضور کے ارشادات سے مستفیض ہو اور دوسری طرف ڈاکٹر صاحبان کی یہ رائے تھی کہ حضور کے عیدگاہ تک سواری پر تشریف لے جانے سے بھی تکلیف میں کم از کم ۲۵ فیصدی اضافہ ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ مگر باوجود اس کے حضور نے اپنی تکلیف کے مقابلہ میں خدام کی دلجوئی کو مقدم کرتے ہوئے عیدگاہ میں تشریف لے جانے کا ارادہ فرمایا اور کہلا بھیجا کہ نماز مفتی محمد صادق صاحب پڑھا دیں اور عید کا خطبہ بھی وہی پڑھیں گے۔ اس کے بعد میں کچھ کلمات کہوں گا۔

لیکن حضور کے تشریف لے جانے کی تیاری ہی کی جارہی تھی کہ مطلع پر جو پہلے معمولی سا ابر آلود تھا اور بارش کے کوئی آثار نہ تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں بادل گھر آئے۔ اور بارش ہونے لگی۔ اس پر اعلان کرنا پڑا کہ نماز عیدگاہ کی بجائے مسجد اقصےٰ میں ہوگی۔ چنانچہ بہت سے لوگ مسجد میں پہنچ گئے جہاں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کرسی پر بیٹھکر تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور کے ارشاد کے مطابق نماز حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھائی اور خطبہ بھی مختصر طور پر پڑھا . . . . .

اس کے بعد حضور نے آرام کرسی پر بیٹھکر درود شریف کے کلمات کی تشریح میں نہایت ہی لطیف تقریر فرمائی۔ اور جماعت کو نہایت ہی مؤثر الفاظ میں تبلیغ احمدیت کی طرف توجہ دلائی اور پھر دُعا کرنے کے بعد گھر تشریف لے گئے۔"

(الفضل ۱۹ر نومبر ۱۹۴۵ء صد ۲)